اکرام اللہ ساجد

کیا صفر کا مہینہ منحوس ہے؟

قرآن مجید میں ہے:

" فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۗ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ " (الاعراف: ۱۳۱)

"جب انہیں کوئی آسائش حاصل ہوتی تو کہتے کہ ہم اسی کے مستحق تھے۔ اور اگر کوئی تکلیف انہیں پہنچتی تو موسیٰ علیہ السلام اور آپؑ کے ساتھیوں کی بدشگونی لیتے ـــــ دیکھو! ان کا شگون تو اللہ تعالیٰ کے ہاں (مقدّر) ہے، لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔"

بدشگونی قدیم جہلاء اور دشمنانِ انبیاء کی عادت رہی ہے ـــــ جیسا کہ آیت میں ذکر ہوا، فرعونیوں کو جب کوئی بھلائی پہنچتی اور رزق وغیرہ میں کشائش پاتے تو کہتے کہ یہ تو ہونا ہی تھا، ہم اہل بھی تو اسی کے تھے ـــــ لیکن جب کسی مصیبت سے دوچار ہوتے، رزق میں تنگی اور قحط سالی کا شکار ہوتے تو اس کا ذمہ دار موسیٰ علیہ السلام اور آپؑ کے ساتھیوں کو ٹھہراتے ـــــ اس پر اللہ رب العزت نے تنبیہ فرمائی کہ ان پر جو مصیبت بھی آتی ہے، اس کی وجہ دراصل ان کے اعمال ہیں۔ حقیقت تو یہی ہے جسے وہ سمجھ نہیں پا رہے اور جہالت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ بدشگونی اور بدفالی وغیرہ لینا جہالت، کم فہمی اور دین سے ناسمجھی کی دلیل ہے ـــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدشگونی کو انتہائی مذموم گردانا، بلکہ اسے شرک قرار دیا ہے۔ چنانچہ ابوداؤد، ترمذی اور ابنِ ماجہ میں حضرت

عبداللہ بن مسعود رض سے مروی ہے، آپؐ نے فرمایا:

"بدشگونی شرک ہے!" ـــــ یہ آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا۔

جبکہ حضرت عبداللہ بن عمرو رض بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص کو بدشگونی کسی کام سے روکے تو وہ شرک کا مرتکب ہوا!" ـــــ عرض کی گئی، "اللہ کے رسولؐ، اس کا کفارہ کیا ہے؟" آپؐ نے فرمایا، "یوں کہنا کہ: اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔" (احمد، طبرانی)

دورِ جاہلیت کے لوگ صفر کے مہینہ کو بھی منحوس خیال کرتے تھے، اور آج بھی بعض لوگ اس مہینہ میں سفر کرنے اور شادی بیاہ وغیرہ کرنے کو باعثِ نحوست قرار دیتے ہیں ـــــ عوام تو رہے ایک طرف، ایک مولانا صفر المظفر کا چاند دیکھنے کے بعد سپیکر پر اعلان فرما رہے تھے:

"حضرات، یہ مہینہ جو آج شروع ہوا ہے، آفات و مصائب کا مہینہ ہے اور اس میں آسمان سے بلائیں نازل ہوتی ہیں ـــــ ان مصائب سے بچنے کا علاج یہ ہے کہ چار رکعت نماز نفل پڑھی جائے اور ہر رکعت میں گیارہ مرتبہ قل شریف پڑھی جائے!"

سمجھ میں نہیں آتا جو لوگ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے بلند بانگ دعوے رکھتے اور دوسروں پر "گستاخِ رسول اور منکرِ رسول" کے لیبل چسپاں کرنے میں بڑی مستعدی دکھاتے ہیں۔ انہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات سے عملاً کوئی سروکار کیوں نہیں اور وہ ان سے جاہل یا گریزاں کیوں ہیں؟ ـــــ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے واضح طور پر فرمایا:

"وَلَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَّةَ وَلَا صَفَرَ۔"

(صحیح بخاری، عن ابی ہریرۃ رض)

کہ "کسی کی بیماری دوسرے کو لگنا، بدشگونی، ہامہ (ایک موہوم پرندہ، جو

مقتول کی طرف سے انتقام انتقام کی صدا لگاتا رہتا ہے) اور صفر کی نحوست کچھ بھی نہیں"۔

اسی طرح بعض لوگ بعض دنوں، یعنی منگل ، بدھ کو منحوس خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ تمام دن اور مہینے اللہ تعالیٰ کے ہیں اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں پہلے سے مقدّر ہے۔ مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اللہ رب العزت پر اپنے ایمان کو پختہ رکھے اور اسی سے لو لگاتے رہے:

"وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ" (المائدۃ: ۲۳)

"اور اللہ رب العزت ہی پر توکل کرو، اگر تم مومن ہو"

—— اسے یہ یقین حاصل ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اگر کسی کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہیں تو اس تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں —— اور اگر کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائیں تو اس کے فضل کو روکنے والا کوئی نہیں:

"وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ —— الآیۃ!" (یونس: ۱۰۷)

• نمونہ کا پرچہ ملاحظہ کر کے خریداری قبول کرنے سے متعلق مطلع فرمائیں۔ "حرمین" کے دس خریدار مہیا کرنے پر ایک سال کے لیے "حرمین" مفت جاری کیا جائے گا۔

• دینی ذوق رکھنے والے احباب کے پتے روانہ فرما کر شکریہ کا موقع دیں، تاکہ انہیں نمونہ کا پرچہ روانہ کیا جا سکے۔

• "حرمین" کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا آپ کا دینی اور اخلاقی فریضہ ہے۔ شکریہ!

(مینجر "حرمین")